اگر دہشت محمد کی ہمین عقبی مین کچھ ہوتی تو
تو انکا حال تو بے کس ہو کیونکر دیکھتا تنہا

سپاہی ہے وہ بیرحمی سے جو اپنا نہ منھ موڑے
نہ انکی تیغ ہر گز طفل تشنہ لب تلک چھوڑے
خوشی اپنی کرے آقا کو وہ لیوے خلعت میں گھوڑے
نہ دنیا جب تلک ہاتھ آئے تو ہے دین کیا تنہا

غرض ای قبلہ قول و فعل جنکا ہوے ایسا کچھ
جفا سے انکی یہ دیکھا ہے اور دیکھونگا کیا کیا کچھ
اب آگے دیکھیے قسمت کا میری کیا ہے لکھا کچھ
کرا لیسے ظالمون کے ہاتھ یان مین آپڑا تنہا

گئے ہین پیادہ ہر منزل مین ساتھ اپنی پھرا دینگے
جو ہو گی رات تو لنگر میں تجکو سلا دین گے
ترا دل طعنہ و تشنیع سے ہر دم دکھا دینگے
کھینگے باپ تیرا چھوڑ تجکو کیون گیا تنہا

غرض عابد پدر کی لاش سے باتین یہ کہتا تھا
اور اسکا خون دل آنکھین کی راہ بہتا تھا
کبھو بیہوش ہو جاتا کبھو ہوش آئین سہتا تھا
پھر آخر چھوڑ کر لاش پدر کو وہ چلا تنہا

صعوبت راہ مین گذری جو اُس پر سو تو ظاہر ہے
جہانکی بیچ اس احوال سے ہر شخص ماہر ہے
زبان سے گر کہون حد ادب سے تو وہ باہر ہے
سر اپنے عابد بیمار نے جو کچھ سہا تنہا

خموشی خوب ہے سودا بیان اظہار کر اسکے
سنے اسکے تئین سو دل مین اب طاقت ہے کسکے
ہوا بیہوش وہ مصرع پڑھا مین آگے یہ جسکے
چلا جب کربلا سے شام کو زین العبا تنہا

مرثیہ دیگر

کیون مضطرب الحال نسیم سحری ہے
ہر گل مین طرح لالہ کے داغ جگری ہے
بلبل کو ترانہ کی بدل نوحہ گری ہے
اس باغ سے کیا آل محمد سفری ہے

شبنم جو روا چاہے سو تو رو و شب تار
کر باد سحر خاک سر اپنے پہ تو ہر بار
لوٹا یہ رسالت کا ستم کیشون سے گلزار
بٹنی چمن دین مین نہ سوکھی نہ ہری ہے

جو نخل محمد کے جگر سے رکھین پیوند
اور ساقی کوثر کے وہ لاریب ہون فرزند
پانی چمن دہر مین ہو انکے اوپر بند
کیا چرخ ستمگر کی یہ بیداد گری ہے

تیغ و تبر جور سے جو نخل کٹا ہے
کتنے ہین وہ فرزند رسول دو سرا ہے
اسکا جسد پاک زمین پر جو گرا ہے
آلودہ گرد قدم رہگذری ہے

دیتے تھے نبی بوسہ سدا جن کے لبون پر
سو مثل صدف آب کے قطرے سے نہ ہون تر
اکدم نہ ملے آب انھین جز دم خنجر
سب دہر جفا پیشہ کی یہ بدگہری ہے

ان جور و جفا اردن کا مین کہا کون احوال
بھائی پہ ہے تیغ سو فار تو ہے پشت اپر ڈھال
ہے ناوک دل دوز سے ہر ایک کا یہ حال
ان دونون کو ما بین مین یان خطر مین سری ہے

کس طرح کرون انکی مصوبات کی مین بات
پیدا جو بلا ہووے ہے اب دہر مین دن رات
ایسا تو نہ ہوویگا کوئی مورد آفات
گویا وہ بلا واسطے انکے ہی دھری ہے

ایسا تو کبھی غم نہوا جب سے ہے عالم
ہر زخم پہ ہوتا ہے فلک بخیہ و مرہم
درد اکہ دم تیغ سے افزود ہے یہ غم
زخم جگر فاطمہ دونون سے ہری ہے

محشر مین محمدؐ کو دکھانا ہے جسے رو
وہ شاد نہ آلفت سے کرے اپنے پسر کو
اور آل سے انکی جو محبت ہو سر مو
عابد کے تئین آج غم بے پدری ہے

ہر طائر قدسی پہ دیا حق نے جنھین فوق
کوئی تو ہے زنجیر مین کوئی بگلو طوق
اور جنکے قدم بوس کا جبریلؑ رکھے شوق
افسوس انھین آج یہ بے بال و پری ہے

عترت کو محمدؐ کے جو لوٹین ہین ستمگر
ہین دادرس ہر دو جہان وہ جو بمحشر
جتنا وہ پکارے ہین نہ ہوتش ہے نہ یاور
فریاد کو آج انکے یہ کیا بے اثری ہے

کس سے کہون یہ تشنہ لبون کی مین صعوبت
اک آدھ جو باقی ہے سو انکی ہے یہ صورت
دنیا سے گئے نبی کے شہادت کا وہ شربت
ہین آب دہن خشک اور آنکھون مین تری ہے

جن بیبیون کا باپ علیؑ فاطمہؑ مادر
سب پوچھے یہ سمجھکے نہ رکھی شقیون نے چادر
حسینؑ سی اور انکی ہون مان جائے برادر
کیا قوم ستمگار کی یہ بے بصری ہے

منھ کرکے مدینے کیطرف پردگیانین
مشہور ہو تم مخبر صادق دو جہان مین
کہتے سبب پیاس کی کانٹے ہین زبان مین
کیون حال ہمارے سے تمھین بیخبری ہے

احوال تری آل کا اب سخت ہے درہم
پیٹے ہین زبس صورت و سر اپنی کو ہر دم
لے جلد خبر اے شرف خلقت آدم
رنگ رخ ماتم زدگان نیلوفری ہے

جی چاہتے ہین پیاس سے لین دشمن جانی
بتلاؤ کہانسے پیئین اس دشت مین پانی
پانی جو طلب ہم سے کیا بات نہ مانی
ندی ہے جو یان خون شہیدان سے بھری ہے

جب سے کہ شہ دین کی اقامت کا اٹھا رخت
دنیا کی حلاوت کا نہین چاہتے ہم تخت
اندوہ و غم و درد و مصیبت ہے نپٹ سخت
ہونا ہمین اب خاک بسر تاجوری ہے

کیونکر نہ روے خونکے آنسو سے مہربان
کس طرح نہ اس غم سے شب و روز ہو نالان

گذرا ہو جب اولاد محمدؐ پہ یہ طوفان
ماتم مین جنھون کے ملک وجن وپری ہے

مرثیہ حضرت امام

کہتے ہین رو رو کے زین العابدین
مرتدون نے کر سند دین کی تہین
ہو کدھر دادا امیر المومنین
کھو دیا مہر نبوت کا نگین

پوچھیے وہ مجھ دل ناشاد سے
کر دیے حق کا رد بیداد سے
جو ہوا ہے آج ہر جلاد سے
سب حروف دفتر شرع مبین

انما کی آیہ جن کی شان مین
انکو یہ لوٹا ہی اس میدان مین
حق تعالے نے کہی قرآن مین
چادر اُٹھین ایک سے بر سر نہین

کر گئے گل شمع دین وہ روسیاہ
تار اُنکا گھر ہے جنکے مہر و ماہ
پھرتے ہین ہم وہ بدہ ہو کر تباہ
آگے دروازے پہ گھستے تھے جبین

وارثون کے سر ہین نیزون پر روان
بے مکان ہین وہ کہ جنکو ہر زمان
تن پڑے ہین خاک وخونکے درمیان
سجدہ کرتے عرش اعلا کے مکین

ظالمون کے ہاتھ سے ہو بیوطن
دشت غربت مین پڑا وہ بے کفن
آن کر پیاسا موا کربل کے بن
مہد جنبان جسکے تھے روح الامین

فاطمہؑ کا وہ جو دم اور ہوش تھا
جسکے سر کا تکیہ اُن کا دوش تھا
اُٹھ پہر اور اُنکے ہم آغوش تھا
چاک چاک اُسکا ہے جسم نازنین

حیف ہی میرے اب ایسے جینے پر
لوٹتا تھا جو نبی کے سینے پر
یون کمر باندھے فلک جب کینے پر
چھاتی پر اُسکے چڑھے شمر لعین

میرے دلکا وہ کوئی سمجھے گا درد
اُسپہ ہو معلوم میری آہ سرد
جسکے سر ایسی یتیمی کی ہو گرد
باپ کو یون جسکے مارین ظالمین

پانی سے سیراب ہو سب کائنات
تشنہ لاکر بر لب آب فرات
لیکے حیوان تا جمادات ونبات
سر جدا تن سے کرین اعدائے دین

دن تو اُس سر کو چلین نیزے پہ دھر
گرد اُسکے بادیہ سوین بیٹھکر
رات جب ہوئے تو منزل مین اُتر
وہ لعین اُس سر پہ جو ہو وین لعین